

صحیح نہیں، دونوں سرے میرزا جواں بخت کی شادی پر کہے گئے تھے اور اس کی ایک سے زیادہ شہادتیں خود سہروں میں موجود ہیں۔ یہ دونوں غالب و ذوق کے سہروں کے بعد کہے گئے۔

میرزا کے مقطع سے بادشاہ کو خیال ہوا کہ یہ ذوق پر چوٹ ہے، اس لیے ذوق سے بھی سہرا لکھوایا گیا، جس کے بعض اشعار کی کیفیت شرح کے سلسلے میں واضح ہوگی۔ میرزا کا مقطع جیسا کہ انھوں نے معذرت کے قطعے میں بیان کیا، واقعی سخن گسترانہ تھا، یعنی شعراء جس طرح عموماً مقطع میں بیکتائی کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ میرزا نے ویسے ہی کہہ دیا کہ اس سے بہتر سہرا کوئی کیا کہے گا؟ ذوق نے اسے چیلنج سمجھ کر جواب دیا اور مقطع میں اس کا اظہار بھی کر دیا۔ میرزا کے لیے کسی بھی حالت میں ذوق کو مد مقابل سمجھ لینا ممکن نہ تھا، لیکن معاملہ استاد شاہ کا آپڑا تھا اور میرزا شاہی ملازم تھے، اس لیے انھیں معذرت ہی مناسب معلوم ہوئی۔

”دہلی اردو اخبار“ کی تحریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ سہرا مارچ ۱۸۵۲ء کے آخری ہفتے میں گزرانا تھا۔ اور ذوق کے جوابی سرے کے فوراً بعد میرزا غالب نے قطعہ معذرت پیش کر دیا۔

ہاں میرزا اور ذوق کے سہروں کا تقابل مقصود نہیں، لیکن شرح کرتے وقت سرسری طور پر جو باتیں سامنے آئیں گی، وہی بیان ہوتی رہیں گی۔
۱۔ لغات۔ سرسہرا ہونا؛ کسی کام کی درستی اور سہرا انجام کا کسی پر موقوف ہونا۔ کسی پر کسی کام کا انحصار ہونا یا اس کے سہرا انجام کی عزت پانا۔

شرح: اے نصیب! خوش رہو کہ آج ایک اہم کام کے سہرا انجام کی عزت تیرے حصے میں آئی۔ اس لیے اٹھو اور شہزادہ جواں بخت کے